"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

اگست ۱۹۷۵ء - ظہور ۱۳۵۴ ہش

8
1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

ظہور ۱۳۵۴ھ ش

(اگست ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	دو پونڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

• تدبیر اور دعا	(اداریہ)	۲
• اقتباس — ایک شعر		۵
• کاروانِ اسلام		۶
• شذرات		۹
• سلام اختر		۱۲
• مبلغینِ کرام کے خطوط		۱۳
• تبصرہ		۱۵
• اشتہارات		۱۵

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید | ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۵۴ھش

(اگست ۱۹۷۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارِیّہ

تدبیر — اور — دُعا

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس یقین سے پُر ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ساری دُنیا میں پھیلے گا۔ یہی وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ مقدّر ہو چکی ہے۔ اور اسلام نشأۃِ ثانیہ میں ساری دُنیا پر غالب آئے گا۔ اِس غلبہ کے یہ معنے ہیں کہ دُنیا اِس بات کو تسلیم کرلے گی کہ اسلام کی تعلیم ہی دُنیاوی مشکلات کا حل کر سکتی ہے اور اُخروی زندگی کو بہتر بنا سکتی ہے۔ اور اِس بات کو تسلیم کر کے دُنیا اسلام کی حلقہ بگوش ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ وہ دن قریب ہیں کہ دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ اور حضور علیہ السلام کی تمام تحریروں اور تقریروں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وہ دین دینِ اسلام ہو گا اور وہ پیشوا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ اس غلبہ سے حقیقتاً رُوحانی غلبہ مراد ہے اور سچّا اور دیرپا غلبہ ہوتا بھی روحانی ہی ہے۔ یہ سب کچھ دلائل اور بُرہان سے ہو گا۔ اسلام کی سچّائی کے اور اسلام کی تعلیم کی افادیّت کے دلائل دلوں میں گھر کر جانے والے ہیں شرط صرف یہ ہے کہ وہ احسن طریق پر پیش کئے جائیں اور سُننے والا متوجّہ ہو کر سُنے۔

ہم میں سے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی علمی استطاعت کے مطابق اس روحانی غلبہ کے لئے کوشش کریں۔ دُنیا بھر کے تمام مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کی تعلیم کی برتری سے آگاہ کریں اور حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی کوشش کریں۔

زبانی گفتگو کے علاوہ اَور بھی ابلاغ کے ذرائع ہیں۔ ہماری کتابیں، پمفلٹ، رسالے، اخبار، یہ سب کچھ غلبۂ اسلام ہی کے لئے ہیں اور اِن سب کو غلبۂ اسلام کی مہم میں استعمال کرنا ازبس ضروری ہے۔ دُنیا کا ایک بڑا حصّہ روحانی طور پر پیاسا ہے۔ جن تک ہم خود نہیں پہنچ سکتے ان تک ہمارا لٹریچر پہنچنا چاہیئے۔ کوئی کتاب، کوئی پمفلٹ، کوئی اخبار، کوئی رسالہ اپنے دوستوں کو دیجیے۔ ان کو بھی دیجیے جو آپ کے واقف نہیں ہیں۔ سب ملکوں کے لوگ ہمارے مخاطب ہیں۔ ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک برِّ اعظم سے دوسرے برِّ اعظم۔ رابطہ قائم کیجیے۔ اپنا مقصد بیان کیجیے۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے دلائل دیجیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سب باتوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اَور بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ ہے دعا۔ دعا کیجیے۔ دعا سے پہاڑ ٹل سکتے ہیں اور دل ہِل سکتے ہیں۔ خیالات کی رَو بدل سکتی ہے اور تعلّقات کے ناطے جُڑ سکتے ہیں۔ پس دعا کیجیے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے کام کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ اے ارض وسما کے مالک! ہم تو جیسا بھی ہے اپنا کام کئے جا رہے ہیں اس کام کے نتائج پیدا فرما اور نہ ہمارے کام کے مطابق بلکہ اپنی تقدیر کے مطابق۔ نشأۃِ ثانیہ کی ذمّہ داری تو تُو نے جماعتِ احمدیہ پر ڈالی ہے تُو ہی اِس مراد کو بَر لا کہ تُو ہی مرادیں بَر لانے والا ہے۔ اور پھر یہ مراد تو ہے بھی تیری رضا کے مطابق۔

آیئے ہم سب مل کر کام بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ کام کے سلسلہ میں ابلاغ کے تمام ذرائع کو استعمال کریں۔ ہر رنگ میں۔ ہر جگہ۔ ہر اس شخص کے پاس جو دلچسپی کا اظہار کرے اپنا مدعا بیان کریں یہ بات یاد رکھیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پیرو ہیں اور حضورؑ ہی کے کام کو جاری رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ہم نہایت اخلاص کے ساتھ اور محنت کے ساتھ اور عقل و فراست کے ساتھ اِس کام کو زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رکھیں۔ اے خدا تُو ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرما۔ ہماری کمزوریوں کو دُور فرما۔ ہمارے لئے ساری دُنیا میں ابلاغ کے تمام ذرائع مہیّا فرما تاکہ تیری تقدیر جلد تر پوری ہو۔ ہماری تقریر اور تحریر میں اثر پیدا کر کہ لوگ جلدی سے اور احسن طریق پر ہماری باتوں کو سمجھیں اور اِن کے دلوں کو نورِ فراست عطا کر کہ وہ بات کو سمجھیں اور اسے مانیں اور تیری

رضا حاصل کریں۔

اے خدا سب قدرتیں تجھی کو ہیں اور تیرے ہی آگے ہم ہاتھ پھیلاتے ہیں کہ ہماری مدد فرما کہ ہم تیرے دین کو پھیلائیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

بیکار مباش

ہمیں امید ہے کہ آپ ہم سے اس بات میں اتفاق کریں گے کہ قوموں کی سب سے بڑی دولت کسی قوم کے افراد ہی ہوتے ہیں۔ سونا چاندی کے ذخائر موجود ہوں اور لوگ ان سے فائدہ اُٹھانے کی اہلیّت نہ رکھتے ہوں تو وہ دولت بیکار ہو گی اور لوگ بھُوکوں مریں گے۔ زمین زرخیز ہو لیکن اس میں ہل چلانے والے ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے والے ہوں تو پیداوار حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو گا۔ اس کے برعکس اگر کسی قوم کے افراد محنتی ہوں تو ان کی مٹّی سونا اُگلے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس حقیقت یہ ہے کہ قومی ترقّی کا انحصار افراد کی قوّتِ ارادی پر ہے۔ ان کی محنت اس کا بنیادی ستون ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے افراد کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ایک مشورہ یہ دیا تھا کہ کوئی شخص بیکار نہ رہے۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی کام کرے اور اِس طرح جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا باعث بنے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"میری تجویز یہ ہے کہ عورت و بچّہ و بُوڑھا ہر ایک کو کسی کام پر لگایا جائے اور سوائے معذوروں کے کوئی بیکار نہ رہے۔"

اِسی طرح حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو! جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دُنیا میں عزّت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزّت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اَور چیز کی ضرورت نہیں۔"

پس ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ کام کرے اور کام ہی میں اپنی عزّت سمجھے اور اس عزّت کو جماعت کے فائدہ کے لئے استعمال کرے۔ بیکاری کسی کے لئے بھی مفید نہیں اور خود بیکار کے لئے تو نہایت تباہ کُن ہے۔

اقتباس

زندہ اور حقیقی نور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں قرآن شریف پڑھتا ہوں شرک سے بیزار ہوں نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بدباتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جسنے وہ زندہ اور حقیقی نور اِس دُنیا میں حاصل کرلیا ہے جو انسان کے مُنہ کو اس کی تمام قوّتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی رُوح میں ایک سچّی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے[ح]

ایک شعر

گر بقرآں ہر کسے را راہ بُود
پس چرا شرطِ تطہّر نافرود

ترجمہ:- اگر ہر شخص قرآن کو خود ہی سمجھ سکتا تو خدا نے تطہّر کی شرط کیوں زائد لگائی۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں لا یمسّہٗ الّا المطہّرون یعنی قرآن مجید کو وہی شخص صحیح معنوں میں سمجھ سکتا ہے جو پاکیزہ ہو جس نے اپنی تطہیر کی ہوئی ہو۔ یوں تو قرآن مجید جو کہ عربی زبان میں ہے اس کے متعلق ہر ایسا شخص جو عربی زبان جانتا ہو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اور علم کا ایک بے بہا خزانہ ہے۔ اس کے معنوں کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے تعلق ہونا لازمی شرط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہونا ہی دوسرے لفظوں میں تطہیر کہلاتا ہے۔

[ح] معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟ جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اسی کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔" (ایام الصلح ص ۱۴ تا ۱۶)

مرتبہ: ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا

مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف مبلغِ انڈونیشیا تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پچیسویں (۲۵) مجلسِ مشاورت نہایت خیر و خوبی سے سرانجام پائی۔ جماعت کی مجلسِ مشاورت کے ساتھ ہی مجالسِ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنے اجتماعات اور مجالس شوریٰ منعقد کیں۔

اِس موقع پر مقامی کرنسی کے مطابق تقریباً چھ کروڑ روپے کا بجٹ منظور ہوا جو گزشتہ سال سے کافی زیادہ ہے۔ تمام احباب نے اِس عزم کا اظہار کیا کہ تعلیمی اور تبلیغی کوششوں کو سالِ رواں میں ہر لحاظ سے زیادہ وسعت دینے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا جائے۔

مجلس شوریٰ کے آغاز میں تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا امام الدین صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے افتتاحی تقریر میں جماعتی ضروریات اور احبابِ جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور احباب سے پُرزور اپیل کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد محترم راڈن عبدالرحمٰن صاحب احمدی نے مجلسِ عاملہ کے سیکرٹری کی حیثیت سے مشاورت کے قواعد پڑھ کر سُنائے اور جملہ حاضرین کو تلقین کی کہ منظم جماعت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کے تمام افراد قواعد کی پابندی کرتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر مرتولو صاحب صدر جماعت کی عدم موجودگی میں قائمقام صدر صاحب نے نمائندگان کا خیر مقدم کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر کے پیغامات پڑھ کر سُنائے گئے ان پیغامات میں اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرنے کی تلقین تھی اور جماعت کی تنظیمی قوت بڑھانے کی طرف جماعت کے احباب کو توجہ دلائی گئی تھی۔

مجلس مشاورت کے کُل سات اجلاس ہوئے جن میں گذشتہ سال کی کارگزاری کو زیرِ بحث لاکر آئندہ سال کے لئے پروگرام تجویز کیا گیا۔ متعدد دوستوں نے جماعتی امور کا مختلف رنگوں میں ذکر کیا اور ہر مقرر نے اِس خواہش کا اظہار کیا کہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے اور اِس بات کا عزم کر لینا چاہیئے کہ ہماری زندگیوں ہی میں اسلام کو انتہائی سربلندی

مل جائے۔ تقریباً ہر مقرر نے قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور موقع کی مناسبت سے اپنا مال اور وقت صرف کرنے کی تلقین کی۔ اِس موقع پر مجلسِ عاملہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ مجلسِ شوریٰ کے اختتام پر مرکزی اور مقامی مبلغین کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری نے تمام نمائندگان اور مجلسِ شوریٰ کے منتظمین کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس تقریب کی کامیابی پر ان سب کو مبارکباد دیتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے ہر آنے والے دن کو پہلے دن سے بہتر بنائے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

فجی

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ فجی سے تحریر فرماتے ہیں کہ یکم جون کو یومِ خلافت منایا گیا۔ یوں تو یہ دن ستائیس مئی کو منایا جاتا ہے لیکن احباب کی سہولت کے لئے چونکہ یہ جلسہ اتوار کو منعقد کرنا ہوتا ہے اِس لئے ستائیس مئی کو اتوار نہ ہو تو اس سے قریبی اتوار کے روز جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی گئی اور مقامی روزنامہ "فجی ٹائمز" میں بھی اعلان کروا دیا گیا۔ اِن دو ذرائع کے علاوہ ریڈیو پر بھی اس جلسہ کے انعقاد کا اعلان کروا دیا گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے فجی میں یومِ خلافت کے جلسہ کا بھرپور اعلان ہو گیا۔

جلسہ میں مکرم فرخ صاحب نے خلافت کی حقیقت اور اہمیت پر تقریر کی۔ اسی موضوع پر مولانا صاحب موصوف کی تقریر ریڈیو پر بھی نشر ہوئی۔ جماعت کے متعدد دوستوں نے خلافت سے تعلق رکھنے والے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں اور احبابِ جماعت کو اِس بات کی تلقین کی کہ جماعت کے اغراض و مقاصد کے پورا ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ خلافت سے وابستگی ہے۔ اور چونکہ احمدیہ جماعت کو ساری دُنیا کے لئے کام کرنا ہے اس لئے ہمیں خلافت کی عالمگیر برکتوں سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مکرم مولانا صاحب نے احمدیہ جماعت میں خلافت کے قیام کی تاریخ بھی بیان کی اور حاضرین کو بتایا کہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہو کر ہی جماعت نے حقیقی معنوں میں ترقی کی ہے اور یہی وابستگی انشاء اللہ آئندہ بھی ہماری ترقیات کی ضامن ہوگی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ فجی میں یہ جلسے کئی جگہوں پر منعقد کئے گئے تاکہ تمام احبابِ جماعت اس دن کی برکات سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔

امریکہ

یومِ خلافت ہی کے سلسلہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ تحریر کرتے ہیں کہ حسبِ سابق اِس سال بھی امریکہ کے مختلف علاقوں میں یومِ خلافت کے جلسے منعقد کئے گئے۔ یہ جلسے بھی اتوار کی مناسبت سے یکم جون ہی کو انعقاد پذیر

کیے جا سکے۔

بالٹی مور، پٹس برگ، نیو یارک، فلاڈلفیا، ملواکی اور پورٹ لینڈ میں جلسوں کا مکرم مولوی صاحب موصوف نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ ان تمام مقامات پر مقامی دوستوں نے خلافت کی ضرورت، اہمیت اور احمدیہ جماعت میں خلافت کے قیام اور استحکام کے متعلق تقاریر کیں اور احبابِ جماعت کو خلافت سے وابستگی کی تلقین کی۔ جو دوست جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ تشریف لائے تھے انہوں نے خلافت کی برکات کے سلسلہ میں اپنے سفر کا بھی ذکر کیا اور بعض نے تو ربوہ میں قیام کے ایام کی یاد کو اس طرح پیش کیا گویا ان کے دل مائلِ پرواز تھے اور وہ پھر جلد از جلد ربوہ آنے کے خواہشمند تھے۔

دُنیا کی حکومتیں بعض لوگوں کو بعض وجوہات کی بناء پر بعض مراعات سے تو محروم کر سکتی ہیں لیکن ان کے خیالات نہیں بدل سکتیں اور نہ وہ ان پر یہ بات ٹھونس سکتی ہیں کہ وہ اپنے مذہب کا نام ان کی مرضی کے مطابق رکھیں یا وہ اپنے آپ کو اس مذہب کی طرف منسوب نہ کریں جس کی طرف وہ خود منسوب کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۳ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳ ظہور ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ہوگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے ایسے طلباء جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ اسلام بجالانے کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دُنیا بھر کی ایک معروف ہستی ہیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ بھی رہے اور عالمی عدالتِ انصاف کے صدر بھی۔ مسلم ممالک ان کی خدمات کے اِس حد تک معترف ہیں کہ بعض ممالک نے تو دھڑا دھڑ اپنے نوزائیدہ بچّوں کے نام محترم چوہدری صاحب کے نام پر رکھنے شروع کر دئے تھے۔

سعودی عرب کے بادشاہ نے انہیں اپنے ہاں بُلایا اور حج کروایا۔ اپنا مہمان ٹھہرایا اور شاہانہ تعظیم و تکریم کی۔ محترم چوہدری صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک فعال رُکن ہیں اور یہ بات کبھی بھی ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ نہ اس وقت جب وہ وزیر خارجہ تھے۔ نہ اس وقت جب وہ عالمی عدالتِ انصاف کے جج یا صدر تھے۔ نہ اس وقت جب سعودی عرب کے بادشاہ نے انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تھی اور حج کروایا تھا۔

اب ایک ہفتہ وار پرچے نے لکھا ہے کہ حرمین شریفین میں تو ان کا داخلہ قرآن کریم کی رُو سے ممنوع ہے۔

کیا سعودی عرب کے بادشاہ کی نسبت اِس ہفت روزہ پرچے کے ایڈیٹر کو قرآنی تعلیمات پر زیادہ عبور حاصل ہے یا اب اُس عرب بادشاہ کی وفات کے بعد یہ صحافی انہیں (شاہِ عرب کو) قرآنی تعلیم سے بے بہرہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ آخر بات کیا ہے۔ کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

فطرت کی آواز

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر اِس بات کو کسی اصطلاحی اُلجھاؤ میں نہ اُلجھا دیا جائے تو ہر شخص کا جواب یقیناً اثبات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ہر بندے کی دلی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے یا یوں کہہ لیجئے کہ بندہ اپنے ربّ سے ہمکلام ہو۔ ہفت روزہ چٹان میں ایک مضمون میں یہی فطرتِ انسانی پکار اُٹھی ہے۔ لکھا ہے:۔

"حضرت میاں صاحب قبلہ کے شانہ بشانہ نماز ادا کرنے سے مجھے ایک ایسا کیف اور سرور حاصل ہوا کہ اس لذّت کا بیان کرنا الفاظ کی فراوانی کے باوجود سہل نہیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ

میں شیخ العصر کے پہلو میں بحالتِ سجدہ
اپنے رب سے ہمکلام ہوں۔"
یہ شخص اپنے رب سے ہمکلام تو یقیناً نہیں تھا
لیکن فطرت بولتی ہے کہ ہمکلام ہونا ایسی بات ہے کہ
اسے منقطع نہ کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے رب سے ہمکلامی ایک بہت بڑا اعزاز
ہے پہلے بھی لوگوں کو یہ اعزاز ملتا تھا اب بھی ملتا ہے

علی الٰہی فرقہ؟

سلیم الحق صدیقی ماہنامہ الحق (فروری ۱۹۷۵ء) میں تحریر کرتے ہیں :-

"اہلِ تشیع کے تین مزید مختصر سے فرقے
شمالی عراق کے پہاڑوں میں بھی آباد
ہیں جو علی الٰہی شبک (SHABAK)
اور سرالیاس (SARILYAS)
کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ علی الٰہی
لوگ حضرت علی کرم اللہ کو خدا مانتے
ہیں اور ایک رسم کے مطابق اپنے
نوزائیدہ بچوں کو پہاڑ کی ڈھلوان پر
لڑھکا دیتے ہیں اور بلند آواز کہتے ہیں
کہ اگر تو علی کا بندہ ہے تو زندہ رہ ورنہ
مرجا۔"

کیا یہ درست ہے؟ اور اگر درست ہے تو کیا
یہ لوگ بھی مسلمان ہیں۔ اور اگر یہ لوگ بھی مسلمان ہیں تو
پھر اور کون مسلمان نہیں ہے۔

اے بادِ صبا این ہمہ آوردۂ تست

معارفِ اسلام مئی ۱۹۷۵ء (صفحہ ۴) کی یہ سطور
ملاحظہ فرمائیے :-

"ہمیں غیر مسلموں سے تو شکوہ نہیں
بلکہ اپنوں سے ہی شکوہ ہے کہ ع
اے بادِ صبا این ہمہ آوردۂ تست
کیونکہ دین و مذہب سے برگشتہ طبقہ
بالخصوص "علمائے دین" کے تعصّب و
تنگ نظر کا پیداوار ہے۔ یہ خدا اور
رسولؐ کو سب سے زیادہ تسلیم کرنے
کے دعویدار خود ایک دوسرے کو کافر
گمراہ کہنے میں اس قدر دست و گریباں
ہیں کہ ان کی آپس کی اس رسّہ کشی کی
وجہ سے طاغوتی طاقتوں کے لئے یہ
موقع خود بخود ہی غنیمت ہو گیا جسکی
وجہ سے طاغوتی طاقت اہلِ اسلام
کے تعلیمیافتہ طبقہ کو متأثر کرنے میں
کامیاب ہو گئی۔"

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو

"ترجمان القرآن" اپریل ۱۹۷۵ء (صفحہ ۹) میں

خلیل حامدی فیصل مرحوم پر مضمون لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں :-

" راقم کو یاد ہے کہ اُس زمانے میں عرب پریس اور بالخصوص اشتراکی پریس نے فیصل پر بڑی پھبتیاں کسیں اور سب و شتم سے بھرپور لٹریچر اُنکے خلاف تیار کر ڈالا گیا اور اتحادِ اسلامی کی تحریک کو کبھی "یہودیوں کی تحریک" اور کبھی "سامراجی سازش" اور کبھی "باسی کڑھی کا اُبال" کی اصطلاحوں سے یاد کیا گیا اور فیصل کے اعصاب کو مضمحل کرنے کی پوری کوشش کی گئی "

افسوس ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے اسے سب سے سستا، آسان اور اپنے رنگ میں مؤثر ہتھیار سمجھ لیا ہے کہ جس شخص یا گروہ سے اختلاف ہوا اسے "یہودیوں کی تحریک" اور "سامراجی سازش" کہہ دیا لیکن اِس عالمِ کون کا ایک پوری قدرتیں رکھنے والا خدا ہے وہ ظلم اور ناانصافی کو ڈھیل تو دے سکتا ہے لیکن ہمیشہ کے لئے اسے کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

احمدیہ جماعت کے متعلق بھی معاندین نے یہ باتیں کہی ہیں اور کہتے چلے جا رہے ہیں لیکن آخر کب تک۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اور تاریخ ان لوگوں کو کبھی معاف نہ کرے گی جو اپنے ضمیر کو کچل کر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے آخری دین — اسلام — کی بیش بہا خدمت کر رہے ہیں ؛

رازداری

قادیان میں احمدیوں کی کچھ تعداد مقیم ہے۔ وہ وہیں کے باشندے ہیں اور شروع سے وہیں قیام پذیر ہیں۔ نہ انہیں ہندوستان کی حکومت میں کوئی عمل دخل ہے نہ پاکستان کی حکومت کے رازہائے سربستہ سے وہ واقف ہیں لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اسے بدنام کرنے کے لئے اور پاکستانی احمدیوں کو پاکستان میں مطعون کرنے کے لئے ان پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ وہ پاکستانی راز ہندوستانی حکومت کو بتاتے ہیں۔ جو رازدار ہی نہیں وہ راز کیا بتائے گا۔

رازدار تو ہوتا ہے سربراہِ مملکت۔ خالد لطیف صاحب گابا نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ

" ۱۹۶۵ء میں جب ہندوستان اور پاکستان کی جنگ ہوئی تو ڈاکٹر ذاکر حسین ہندوستان کے نائب صدر تھے لیکن ان کے متعلق یہ شبہ کیا جاتا تھا کہ وہ پاکستان کو معلومات مہیا کرتے ہیں "

کتنی مناسب جگہ ہے شک کی۔ حیرت ہے کہ اس پر کوئی جز بز کیوں ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلام اختر

سلام اختر
جو شاہراہِ حیاتِ نَو میں قدم قدم پر
دل و جگر کا لہو جلا کر
نظر نظر میں ضیا لٹا کر
کرن کرن کو اُبھارتا تھا
کلی کلی کو نکھارتا تھا
نفس نفس جاوداں تھا جس کا
قدم قدم کارواں تھا جس کا
نہ سنگِ میلوں کی جس کو چاہت
نہ منزلوں سے جسے محبّت
بس اک لگن تھی
کہ رہگذارِ جنوں و عشق و وفا پہ
چلتا رہے ہمیشہ

خلوص کا جذبۂ فراواں
دلوں میں پلتا رہے ہمیشہ

وہ تشنگی میں بھی سیر رہتا
کسی سے لیکن وہ کچھ نہ کہتا
خیال تھا اس کا آب و دانہ
خیال ہی تھا مئے شبانہ
تصوّراتِ طلوعِ صبحِ حیاتِ نَو کا نقیب تھا وہ
کہ آپ اپنا نصیب تھا وہ
وہ پا بہ زنجیرِ آدمیّت کی رُوحِ پژمردہ
کا سکوں تھا
وہ شاعری کی رگوں کا خوں تھا
وہ بزمِ احباب کا سخنور
وہ خوشدلی کے لئے فسوں تھا
وہی ہمارا سلام اختر
جسے ہمارے لئے جنوں تھا
وہی ہمارا سلام اختر
چلا گیا ہے چلا گیا ہے

(نسیم سیفی)

۵/۷۵

مبلغینِ کرام کے خطوط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر تحریر کرتے ہیں کہ ان کا ۱۶ روزہ ملک کا دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اِس دورہ میں پندرہ سو میل کا سفر کیا۔ جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ چیف گامنگا اور جنرل سیکرٹری الحاج بونگے ان کے ہمراہ تھے۔ اِس دورہ میں تین سرکٹ کانفرنسیں، دو جنوں تبلیغی جلسے، سینکڑوں افراد سے ملاقاتیں کیں۔ اسی طرح یونیورسٹی کے طلبہ میں تقریر کی۔ ۱۶ احمدیہ سکولز اور تین احمدیہ ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔ احمدیہ ہیڈ ماسٹروں کی دو روزہ کانفرنس منعقد کی۔ اسی طرح احمدیہ مبلغین کا دو روزہ اجلاس بُلایا۔ یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ الحمدللہ اب پھر شمالی اور مشرقی صوبہ کا ۲۰ روزہ دورہ شروع کر رہا ہوں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد امین صاحب چیمبہ بو سے لکھتے ہیں کہ خاکسار نے KARLA کے پیرامونٹ چیف سے ملاقات کی اور تقریر کرنے کی اجازت مانگی جو اس نے خوشی سے دے دی۔ شام کو پیرامونٹ چیف جو عیسائی ہے وہ بھی تقریر سننے کے لئے آیا اور ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر سُنتا رہا۔ اس کے بعد اس کے گھر جا کر تبلیغ کی اور بائیبل سے آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیاں بتائیں اور چند کتب پیش کیں۔

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر روکوپور سے لکھتے ہیں کہ ۵ مئی کو نصرت جہاں ڈے منایا گیا۔ اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون میں قدمِ مبارک رکھا تھا۔ چنانچہ ایک بہت بڑا جھنڈا تیار کیا جس پر "نصرت جہاں ڈے" جلی حروف میں لکھا تھا اور ساتھ ہی حضور کی تصویر آویزاں تھی چنانچہ جلوس کی شکل میں تمام ٹاؤن کا چکر لگایا اور نعرۂ تکبیر، احمدیت، اسلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، نصرت جہاں ڈے بلند کرتے رہے۔ بے شمار لوگوں نے گھروں سے نکل کر جلوس کو دیکھا اور خوشی کا اظہار کیا۔

گیمبیا

مکرم عبدالشکور صاحب تحریر کرتے ہیں کہ وہ اور مکرم داؤد حنیف صاحب سینیگال کے چار روزہ دورہ پر گئے۔ وہاں کے لوکل مبلغ کے ہمراہ جماعتوں کا دورہ کیا اور احباب کو زیادہ بہتر رنگ میں منظم کرنے کی تلقین کی۔ ایک گاؤں میں رات کو تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ حاضری یکصد افراد سے زائد تھی جن میں اکثریت غیر از جماعت دوستوں کی تھی۔ حاضرین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سُنائی اور عقائد بتائے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ چلتا رہا۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

غانا

مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب لکھتے ہیں کہ ماہِ جون میں انہوں نے تمام جماعتوں کا

دورہ کیا اور بعض اہم شخصیتوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔
ان میں سے ایک عکرہ کے پیرامونٹ چیف ہیں۔ یہ غانا
کے مشہور اور اہم پیرامونٹ چیفس میں شمار کئے جاتے
ہیں۔ خاکسار نے ان کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی
لٹریچر پیش کیا پیرامونٹ چیف بہت خوش ہوئے اور
کہا کہ ان کا محل جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ کھلا ہے۔

گائیڈنس اخبار کو جاذبِ نظر بنانے کے لئے
اصل اخبار کی شکل دی گئی اور ایک پُر رونق تقریب میں
کمشنر اطلاعات و نشریات کے ذریعہ اس کا اعلان
کروایا۔ اس تقریب کی وسیع اشاعت ہوئی۔ ٹی۔ وی
اور ریڈیو کے علاوہ ملک کے تمام اخباروں میں اس کا
چرچا ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اخبار بہت مقبول
ہو گیا ہے اور چند دن میں تین ہزار کاپیاں فروخت
ہو گئیں۔ مزید کاپیوں کے لئے لوگ مطالبہ کر رہے ہیں
اب اگلے ماہ سے پانچ ہزار کاپیاں شائع کی جائیں گی۔
اخبار کی وجہ سے غیر از جماعت حلقوں میں جماعت کا
رُعب بڑھ گیا ہے۔

تیما جہاں غانا کی اہم بندرگاہ ہے وہاں ہماری
ایک مسجد زیرِ تعمیر ہے احباب جماعت کو اسے جلد مکمل
کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

فجی مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی نائب ناظر سے تحریر کرتے ہیں کہ سکولوں میں دو ہفتہ کی تعطیلات تھیں اس لئے خاکسار نے موقع غنیمت جانا اور نادی اور مارو میں تعلیم القرآن کلاسیں لگائیں۔ ایک ہفتہ نادی اور ایک ہفتہ مارو میں قیام کیا۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھانے کے علاوہ نماز کے اسباق، قرآن و حدیث کے متعلق جنرل معلومات، آنحضرتؐ کی زندگی کے ابتدائی حالات اور حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق واقفیت کرائی گئی۔ بچوں کو روزانہ ایک حدیث بھی سکھائی گئی۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ لکھتے ہیں کہ احبابِ جماعت مشن ہاؤس تشریف لاتے رہے اور جماعتی امور کے متعلق مشورے کرتے رہے نیز خود گھروں میں جا کر تربیتی امور کے متعلق احباب کو آگاہ کرتا رہا۔ ایک دوست نے دعوت کا اہتمام کیا وہاں کثرت سے غیر از جماعت احباب بھی تھے خاکسار نے اس موقع پر تقریر کی اور سورۃ مریم کے پہلے رکوع کی تفسیر بیان کی۔ ریڈیو پر یوم خلافت پر تقریر کی۔

سیلون مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب شاہد لکھتے ہیں کہ مشن ہاؤس میں متعدد احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ ایک عیسائی جرمن مسٹر ہیون (HEYON) اسلامی معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ان سے تبادلہ خیالات ہوا اور انہوں نے قرآن کریم اور عیسائیت کے بارہ میں لٹریچر خریدا۔ اسی طرح ایک کالج کی مسلم طالبات معلومات حاصل کرنے آئیں ہماری ایک خاتون مس زاہر یہ اپنے کالج (ٹیچرز ٹریننگ کالج) میں مسلم و غیر مسلم بچوں کو تبلیغ کرتی رہیں، یہ خاتون بہت مستعد اور جوشیلی ہیں۔ اسی طرح خاکسار نے جماعت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ متعدد جلسے منعقد کئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

کتابچہ: کتاب اللہ کا فیصلہ ؛ مصنف: مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت ؛ ناشر: نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ

یوں تو ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتا ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اِس کتابِ عظیم کی تعلیم کو اپنا کر ہی دُنیا تمام مصائب سے نجات حاصل کر سکتی ہے اور کہ زندگی کے ہر شعبہ پر قرآن کریم کی حکمرانی ہونی چاہیئے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جو بات بھی کسی کی مرضی کے خلاف ہو اس کے متعلق قرآن کریم چاہے کچھ ہی کہے لوگ اپنی من مانی ہی کرنا چاہتے ہیں۔

اِس زمانہ کا سب سے بڑا واقعہ جو دُنیا میں وقوع پذیر ہوا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہے۔ حضورؑ کے دعویٰ کو کس طرح پرکھا جائے؟ اِس کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس معاملہ میں قرآن کریم کو حَکم بنایا جائے اور قرآن کریم جو بھی فیصلہ دے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے۔ مکرمی مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے قرآن کریم کی تعلیم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے ماتحت تھی اور حضورؑ کا دعویٰ بھی قرآن کریم کے معیار کے مطابق تھا۔

یہ کتابچہ اُن دوستوں کو مطالعہ کے لئے ضرور دیا جانا چاہیئے جو جماعت میں شامل تو ہیں لیکن سچائی کے متلاشی ہیں۔ ان پر حقیقت انشاء اللہ آشکارا ہو جائے گی ؂

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاق اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمّل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کوپا در رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳